

# کتابخانہ ڈباناواں (پٹنہ)

۲

(مولانا ابوسلمہ شطیغ احمد بہاری استاذ مدرسہ عالیہ کلکتہ)

پٹنہ علی حیثیت سے کبھی صوبہ کامرکزی مقام اور علم و فضل کا گہوارہ ہے، اس مردم خیز خطہ اور اس کے اطراف و نواحی سے بہت سے اساتذہ و جہانزادہ و اصحابِ فضل و کمال پیدا ہوئے اور پورے ہندوستان کو اپنے علم کی روشنی سے جگمگایا، متاخرین میں مولانا شمس الحق ڈباناوی، علامہ شوق نبوی اور مولانا رفیع الدین شکرانوی کا نام خاص طور پر لیا جاسکتا ہے جنہوں نے ہم عصر و نینوں کے اپنے اپنے ذوق کے مطابق علم و فن کی خدمت کی۔

## مولانا ڈباناوی کے مختصر حالات

دین و پیدائش | ڈباناواں پٹنہ سے کچھ فاصلہ پر جنوب مشرق میں سادت و شیوخ کی قدیم آبادی ہے اس کو مولانا کے مولد و منشا ہونے کا فرح حاصل ہے آخر ذیقعدہ ۱۳۲۲ھ ہجری میں مولانا یہیں پیدا ہوئے نام | ابو الطیب کنیت، نام محمد، مشہور شمس الحق ابن امیر علی بن حیدر الصدیقی۔

تحصیل علم | اہم طفولیت ہی سے تحصیل علم کا شوق تھا، اسی طلب میں عزرائجہ کو چھوڑ کر شدید حال کر کے دہلی پہنچے، اس وقت مولانا سید نذیر حسین صاحب بہاری عرف میاں صاحب کے درس حدیث کا غنفلہ تھا آپ انہی کے درس میں شریک ہو کر اکتسابِ فیض کر کے آسمان علم پر "شمس بن کر چکے اور نذر ہندوستان ہوئے۔"

مولانا ڈباناوی اپنے استاذ میاں صاحب کا بہت احترام کرتے اور فرماتے کہ آپ ہی کی توجہ سے میں علم سے آشنا ہوا ایک جگہ اپنی عقیدت کا اظہار ان الفاظ میں فرماتے ہیں کہ

"شیخنا العلامة السید نذیر حسین الدہلوی الذی لہ علی منہ عظیمۃ"

لا استطیع ان کا فیہا“

شادی داولاد ۲۳ یا ۲۴ برس کی عمر میں شادی ہوئی اور جب ۱۲۹۵ھ میں آپ کے خلف اکبر حکیم مولانا اورس صاحب پیدا ہوئے جو الحمد للہ اب تک بقید حیات ہیں۔

مقبودہ مولانا عقیدۂ سلفی تھے اور اس میں ان کو بڑا غلو تھا جیسا کہ ان کی تصانیف سے ظاہر ہے۔  
 مدرسہ اسلامیہ کے محسن ایک بار جب بہار شریف تشریف لائے تو حکیم وحید الحق صاحب مرحوم ہنرمند مدرسہ اسلامیہ کی حیثیت سے انے سالانہ امتحان کے موقع پر مدعو کیا، مولانا نے بطیب خاطر دعوت قبول فرمائی اور شریک امتحان ہوئے، بہار کانفریری امتحان مشہور تھا، طلبہ سے زیادہ محسن تیار ہو کر آئے تھے آپ کے سامنے ابوداؤد کی جماعت حاضر ہوئی، اور جانبین سے اعتراض و جواب کا سلسلہ شروع ہو گیا جب فارغ ہوئے تو اپنے دلی جذبات کو چھپانے کے، ابنسائط و سورا در طلبی طمانیت کا اظہار فرمایا عرض مدرسہ کی اعلیٰ تعلیم و طلبگی کی ذہانت و حاضر جوابی نے مولانا کے دل و دماغ پر اچھا اثر ڈالا۔

تصنیفی ہاں اخذ و نقد و س نے مولانا کو علم و دوام دونوں سے نوازا تھا اور الحمد للہ کہ دولت و زودت کا صحیح معرفت لیا۔ علاوہ دینا اور اس کی ضروریات سے بے نیاز ہو کر اپنے کاشانے میں بیٹھ کر پڑھ لیس۔  
 تعلیم اور تالیف و تصنیف میں پوری زندگی گزار دی جس سے سلف کی یاد تازہ ہو گئی وقت کے افضل اور صاحب تجربہ و بصیرت علماء کا اجتماع رہتا جو تالیف و تصنیف میں مولانا کا ہاتھ بٹاتا اور مولانا ان کی ضرورتوں کے کفیل ہوتے۔

اب آپ کو بھی میاں صاحب سے شرف تلمذ حاصل تھا اور خالصاً و بحتاً خدمت مدرسہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا اور سچے بچے کا ہتھام کا حق ادا کر دیا۔ اب یہ تدریس و تلمذ کہاں نصیب؟ قاضی و امیر احمد علی اس مدرسہ کا ہتھام کی قدیم درس گاہوں میں شمار ہے کہ انہوں نے بہار شریف کے باشندہ ایک عالم باعقا مولانا وحید الحق رستھانوی نے استاد زخیر خاں مولانا ابوالحسن محمد سجاد صاحب بہاری (رحمۃ اللہ علیہ) اس مدرسہ کو قائم کیا اور کئی برسوں میں تعلیمات اسلامی کو پھیلانے میں کابل کے نمایاں انجام دیا اور یہ مدرسہ اپنے وقت میں صوبہ کے دیوبندی علماء کا گڑھ سمجھا جاتا تھا اس کے پاس ایک کتب خانہ ہے جس میں پڑھنے کی قابل قدر کتابوں کا اچھا ذخیرہ ہے اس سب سے کہ مسلمانوں کی علم دہی کی طرف سے بے رضی اور منتظمین مدرسہ کی بے تعلیمی سے اب یہ مدرسہ اپنے آثار قدیمہ کا مدفن بنا ہوا ہے اور اس منظر دو گرائی کے دور میں کتابیں کپڑے سے

تکلیف و غیرت سے بچنے کے لئے

مولانا کا تصنیفی ہاں "میں نے خود دیکھا ہے ایک بہت بڑا کمرہ" تھا جس کے چاروں طرف دیوار سے لگی ہوئی الماریاں اور اس میں سلیقہ سے ہر فن کی کتابیں سجی ہوئی رہتیں، وسط میں لٹا کی تپائی "اور اس پر ضرورت کی کتابیں بڑی رہتیں گویا ایک چھوٹا سا اکیڈمی تھا، جس کا مقصد سنتِ سنہ کا احیاء اور بدعتِ راسیہ" کا قلع قمع کرنا تھا، اس کمرہ کے شمالی جانب برآمدہ اور چھوٹا سا خانہ باغ جس کے پائیں ایک بہت بڑا تالاب تھا جو موسمِ بہار تکال میں خاص لطف دہا رہتا تھا لیکن آفسوس سے آج قدرح نیشکست و آن سبائی نما ند

تصانیف مولانا کی وسعت و معلومیات، کثرتِ مطالعہ، دقتِ نظر، اور تہجد کا صحیح اندازہ تو آپ کی تصانیف ہی سے کیا جاسکتا ہے جن کی ہر سطر میں اس کی غمازی کر رہی ہیں۔

آپ کی گراں قدر اور بیش بہا تصانیف میں ابو داؤد کی چھوٹی بڑی دو شرحیں غایۃ المقصود اور درعون المعبود میں اول الذکر سب سے جلدوں میں مکمل ہوئی مگر آفسوس کہ زبور طبع سے آراستہ نہ ہو سکی اس کے علاوہ تعلق المنعنی علی سفن اللذات قطبی کو بھی اہل علم نے وقت و احترام کی نظر سے دیکھا ہے ہماری طرف یہ مشہور ہے کہ ابو داؤد کی شرح کا خیال اولاً مولانا رفیع الدین شکر الہوی کو ہوا جس کی مفید مولانا ڈیا لوزی کو لگی اور اس کی طوط مبادرت کر کے دو شرحوں کی طرح ڈال دی جس کا نقل مولانا شکر الہوی کو تھا حیات رہا لیکن حق یہ ہے کہ اس کی کوئی اصلیت نہیں ممکن ہے کہ مولانا شکر الہوی کو خیال ہوا ہو مگر اس کا کوئی از مولانا ڈیا لوزی نے نہیں لیا، مولانا لطف حسین جو میاں صاحب کے خادم خاص تھے زمانے میں

"کہیں نے میاں صاحب سے بارہا ایک جماعت کی موجودگی میں کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت محدث الہند شاہ عبدالعزیز دہلوی کے پاس ابو داؤد کا ایک صحیح نسخہ تھا جس کا متعدد صحیح نسخوں سے مقابلہ و معارفہ کر کے پوری کتاب کو محشی کیا جس میں خصوصاً تمام مقامات صبیحہ کامل تھا۔ حضرت شاہ صاحب کا اعلاہ پر یہ اتنا بڑا احسان تھا جس سے کبھی وہ سبکدوش نہیں ہو سکتے قسمت کی خوبی کہ حضرت شاہ صاحب کا یہ نسخہ حضرت میاں صاحب کا ہدف کا لیکن ۱۹۵۷ء کی جنگِ آزادی میں قیمتی نسخہ ضائع ہو گیا میاں صاحب

کے رنج و مال، غم و سوز کا اظہار اس وقت ہوتا جب اس کا تذکرہ آجائے غایت ناسف سے فرماتے کہ کبھی اس نسخہ کا سراغ مل جاتا تو باوجود نلت بضاعت و کمی سرمایہ کے ہر قیمت پر اس کو خریدتا۔ فلما سمع الکرم المحدث دم ابوالطیب ذلك الکلام من شیخنا الفی اللہ فی قلبہ حجاباً من الغنایا بی دأود، فقام الی خدمتہ قیاماً لافیاضاً و بذل نفسه بعاية البذل و جهداً اجهداً ابلغاً لتمام هذا المرام،

عوضاً قسمت! کہ مولانا اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے، میاں صاحب کے حیات ہی میں جن جلدیں طبع ہو کر ان کی نظروں سے گزریں، مولانا مطلق حسین صاحب فرماتے ہیں۔

کہ میاں صاحب دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور جب سن کا مطالعہ کرتے تو اس کے طابع و شایعہ و مصحح کے لئے دعا، خیر کرتے اور فرماتے کہ زراں عنی الغنوم! البقی حصلت لی باضاعة النفس

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل تصانیف بھی مولانا ہی کے رشحاتِ قلم کے زریں شاہکار ہیں۔  
دم، القول المحقق یہ مختصر سا رسالہ ایک سوال کے جواب میں ہے سوال یہ ہے کہ

جانور ان ماکول البحر را خصی کردن جہت تطیب لحم جائز است یا نہ؟

مولانا نے اس کا تحقیقاً و جہتاً جواب دیا ہے۔ کمال یہ ہے کہ

پس حاصل کلام در بارہ خصی یہاں ایچ است کہ غیر ماکول اللحم را اصلاً جائز نیست و ماکول اللحم

اخصی نہ کردن اولیٰ و عزیمت و خصی کردنش جائز و رخصت است

رہ، عقود الحبان فی جواز تعلیم النساء للسنون آج سے نصف صدی پہلے علماء کا اس مسئلہ میں

اختلاف رہا ہے مولانا جواز کے قائل تھے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، مشہور محدث علامہ طبریؒ بھی جواز کے قائل تھے۔ مولانا نے ان کا یہی جواب دیا ہے اور ان کے دلائل کو مجروح کیا ہے۔

وغنیۃ الامنیٰ مدرّسین کرام کی اصطلاح ہذا الحدیث لا یصح "وہذا الحدیث لا یثبت"

میں فرق ہے یا نہیں؟ یہ اسی کا جواب ہے۔

د، التحقیقات العلیٰ باثبات فرضیۃ الجمعیۃ فی القری موضوع نام سے ظاہر ہے، کسی زیادتی

حقیقی دہلی حدیث کے مابین یہ مسئلہ محرکہ آراء رہا ہے۔ علامہ شوقِ خمویؒ نے حضرت شیخ الہندؒ نے

یعنی اس موضوع پر خامہ فرسائی کی ہے اور تحریر علمی کا لہجہ اپورا ثبوت بہم پہنچایا ہے

(۸) تعلیق اسعات السبط برجال الموطا مطوار کے رجال پر حافظ سید علی نے کچھ کام کیا ہے جس

کا نام اسعات السبط رجال الموطا ہے اور جر مطبوع ہے مولانا ڈبلاؤزی کا اسی پر حاشیہ و تعلیق ہے۔

غیر الاجازۃ فی الاجازۃ، اعلام اہل العصر باحکام راجعی النہج، ہدیۃ اللوذعی بنکات سنن الترمذی

کتاب الاجازۃ، النہج الواجح فی شرح مقدمہ الصحیح لاسلم بن الحجاج، تہذیب الرسوخ فی معجم الشیوخ المکتوب

الطبعیۃ الی المحدث الشریف، یہ سب کتا میں کئی آپ ہی کے جوہر طبع، دوست نظر اور جولانی

قلم کے ثمرات ہیں۔ مصنف پر بھی ایک رسالہ ہے جس میں علما نے احناف کے خلاف مصانفہ بالید

یعنی صرف ایک ہاتھ سے مصانفہ کو ثابت کیا ہے۔

کتب خانہ | مولانا کتابوں کی فراہمی اور اس کے حصول میں زور کثیر اور رقم خطیر صرف کی کرتے تھے بلکہ ان

کے مال و دولت کا مصروف ہی رہتا۔ مطبوعہ کتابوں کا تذکرہ ہی کیا اس کا تو انبار تھا، اور برن کی بے شمار

کن میں بقیں لنت، ادب، معانی، تصوف، طب وغیرہ تو بہر حال اسلامی علوم و فنون تھے میں نے

دیکھا ہے کہ ہا بھارت اور اسی فیصل کی دوسری کتابیں بھی بکثرت ان کے کتب خانہ کی زینت بنی ہوئی

قلمی کتابوں اور نسخہ خطی کی بھی کئی نمبر تھی اور نہایت نایاب و نادر کتابوں کا ذخیرہ تھا، اچھن کتابیں

تو ایسی ہیں کہ اب تک دنیا سے ناپید ہی میں اور اپنی قدر و قیمت بہت زیادہ رکھتی ہیں۔

حصول کتب کے ذرائع اور تمین ذرائع ایسے تھے جن سے مولانا کے یہاں کتابیں پہنچی رہتی تھیں آپ کا ابرکرم

جو بیکہ ہر شخص کو سیراب کیا کرتا تھا اس لئے عرب سائل، نیز طلبہ جو تعلیم و استفادہ کی غرض سے آتے

میں و خیر و مدینہ منورہ (زاد ہا اللہ شرفاً و تعظیماً) کے ہوتے۔ بکثرت نیارت کرتے اور اپنے اپنے دامن محفوظ

کو مالانہ کہ جاتے، المعنی وار دین میں کوئی صاحب اپنے ساتھ قلمی کتاب بھی لے کر آتے اور مناسبتی قیمت

پائے تو وہ نمان کتابوں کو دیکھ کر بھی کی طرح کھل جاتے دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ ایک عرب مسند

ابو حازمہ نے مولانا مطالعہ میں مشغول تھے نظر منبسط سے بے خود ہو کر اچھل پڑے اور پوچھا کیا قیمت

ہے؟ عرب نے جو قیمت بتائی اس سے زیادہ ہی دی۔

دوسرے مولانا زین العابدین آرومی تھے جن کا قیام حیدرآباد میں تھا یہ بھی کتاب میں فراہم کیا کرتے تھے یہ وہی صاحب ہیں کہ جب مولانا محمد حنی الدین صیغری زمینی نے کتاب التوکلن والمختلف وشذیبتہ لعلی بن عبد العزیز بن سعید الازدی الاموی م ۴۰۹ء کے شائع کرنے کا خیال کیا تو ان کے پاس صحیح نسخہ نہیں تھا جس سے تصحیح کرتے تو مولانا آرومی ہی نے صحیح نسخہ بہم پہنچایا اگرچہ بعد میں ان کو اور نسخے بھی دستیاب ہو گئے۔ تیسرے محیب اللہ بن حبیب اللہ العظیم آبادی بھی تھے یہ حضرت بھی مولانا کے لئے کتاب میں فراہم کرے تھے۔

اب میں مختصر بعض نادرا دارا ہم کتابوں کا ذکر کرنا ہوں۔

مسند ابوعوانہ مکمل نہیں بلکہ ناقص ہے۔ آخری باب، باب الجہر بالقرآۃ فی صلاۃ الکسوف ہے اور ان ۲۵۹ اور خط قدیم ہے سترہ میں کتاب ہوئی زمانہ کا انقلاب دیکھئے کہ یہ نسخہ کسی طرح مولانا ڈابوئی کے کتب خانہ سے ”غائب“ ہو گیا پھر تلابازیاں کھانا مہر امشرقی کتب خانہ غازی پور پہنچا اور اب تحت رقم ۷۱۱۱ کتب خانہ کی زینت بنا ہوا ہے اس کا ایک نسخہ اور ہے مگر وہ جدید الخط ہے اس کے کاتب محمد محیب اللہ بن حبیب اللہ العظیم آبادی ہیں اس کی کتابت سن ۱۳۶۹ھ میں ہوئی ہے۔ اب دائرۃ المعارف حیدرآباد نے اسے شائع کر دیا ہے۔

معالم السلف للخطابی مکمل بخط عرب جدید ہے۔ یہ بھی اب شائع ہو گئی ہے، مفسر کے مشہور محدث اور عامل بالحديث سید رشید رضا مرحوم ایڈیٹر المذاکرہ کو ضرورت ہوئی تو ہندوستان میں علامہ سید سلیمان صاحب ندوی کے ذریعہ تلاش کرائی مگر ان کو کبھی کوئی نسخہ بہم نہیں پہنچ سکا۔ البتہ اس کی پہلی جلد جو بنہرہ کے مشہور عالم خاندان مولانا ابو بکر محمد تمیث صاحب م ۱۹۴۰ء کے کتب خانہ میں دستیاب ہوئی تھی، جو بنہرہ کا نسخہ نہایت عمدہ بخط عرب ہے اور متن سے ان کے یہاں پہنچا تھا۔ اس جلد کو دیکھ کر علامہ سید سلیمان صاحب ندوی کو نام خطابی کی تصنیف کی جہاں اور زیادہ بڑھ گئی تھی۔ مگر اب یہ گورھر

نہ لیکن ڈبواں میں مکمل نسخہ موجود تھا ۱۲، کے معارف لائبریری ص ۳۲۳

شب چراغ، نایاب نہیں، مولانا ڈبائی نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا ہے کہ قدس اللہ تعالیٰ علی  
باشتراء هذا الكتاب

التقاسیم والا نواع المعروف بصحیح ابن حبان ناقص (صرف چند اجزاء)

تفات ابن حبان ناقص، نصف ثانی کے کچھ اجزاء اور جلد ثالث کے تابعین و اتباع ائمة

کے کچھ اجزاء و راجع الرابع کے کچھ اجزاء۔ خط جدید

فوائد الشعریۃ فقہ حنفی پر ترکی زبان میں ہے یہ کتاب شاہزادہ محمد دار سبخت دلی عہد بہار

شاہ سلطان دہلی کے کتب خانہ کی ہے، اس پر شاہزادہ کی ایک جہر بھی ہے ۳۰۱ ادران میں ہر

صفحہ میں ۱۶ سطریں میں حروف علی اور کل ۸۰ ابواب ہیں جس میں سے بعض اسم ابواب یہ ہیں، طہارۃ،

صلوٰۃ، زکوٰۃ، حج، صوم، شمائل، معجزات، ازواج مطہرات، وفات سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وغیرہ مآولفہ اخون قاسم دلائی۔

کشف الاستار من زوائد مسند الزیاد للہندی علامہ نور الدین ابو الحسن الہندی م ۸۰۰ حافظ عراقی

کے خاص تلامذہ میں سے ہیں اور فن حدیث میں ان کو جو کچھ کمال حاصل ہے وہ عراقی ہی کا فیض ہے

انہی کے اشارہ سے علامہ ہندی نے مسند احمد کے ان احادیث کو جو زائد علی الکتب الیہ جمع کیا

جب فارغ ہوئے تو شیخ کے سامنے پیش کیا اور بہت محفوظ ہوئے جس سے جو صد بڑھا "نتہ

حبیب الیہ هذا الخرج الخرج الجرح الخرج الخرج فی زوائد البزاس۔ سنن کی ترتیب پر ہے

نتہ بہت قدیم الخط ہے بلکہ علامہ ہندی کے قلم سے ہے جس سے اس کی اسمیت میں اور اضافہ ہو گیا

ہے۔ مگر افسوس کہ ناقص ہے یہ نسخہ عبد العزیز زمل مکتہ المشرف کے پاس بھی رہ چکا ہے وہاں سے

منتقل ہوتا ہوا ڈبائیوں پہنچا کل ۲۵۸ اور ان اور مندرجہ ذیل ابواب میں باب مالہ زکوٰۃ فیہ

مدقۃ العطر۔ کتاب الصیام۔ کتاب الحج۔ فصل المدینہ و مکہ۔ کتاب الاضاحی و العید۔ کتاب البیوع

الایمان و الذرورۃ الاحکام، اللعقۃ، النعصب، الوصایا، الفرائض، النش، النکاح، الطلاق

الطلاق، النہایات۔ الہیات الحمدود۔

امام زرارہ روایت پر جرح بھی کرتے ہیں، مگر یہ جرح بہت مختصر ہے، معلوم نہیں کہ علامہ سبکی ایجاز سے کام لیتے ہیں یا امام زرارہ کی جودتِ طبع کا نتیجہ ہے؟ جب تک اصل سامنے نہ ہو کچھ فیصلہ نہیں کیا جاسکتا، بہر حال علم حدیث کے مشہور راوی ازہر صاحب سیر و معانی کے امام واقدی کے متعلق یہ اتنا کہتے ہیں کہ تکلم فیہ اہل العلم، الریح بن مسلم کے متعلق کہتے ہیں کہ ثقہ مأمون۔ محمد بن الحسن ابن زبائہ کے متعلق یہ کہہ کر گذر جاتے ہیں کہ لیلین الحدیث، محمد بن زکوان لیلین الحدیث، الحسن ابن عمارہ لایستجی بحدیثہ اذا انفرد۔ ایک موقع پر کہتے ہیں کہ تفرد بہ سوار بن مصعب و بہولین الحدیث۔

علامہ ابن ہند نے اس کا نام البحر الزخار فی زوائد البزار بتایا ہے۔

کشف المحجبت عن رمی بوضع الحدیث مؤلف برہان الدین ابوالوفا سبط ابن العجمی ۸۴۱ھ، نہایت لطیف کتاب ہے اس کی افادیت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ جب علامہ ابوالحسن علی بن محمد بن عراق "تنزیہ الشریعۃ المرذوۃ عن الاحیاء الشیعۃ البصوۃ" لکھنے لگے تبھی تو کشف المحجبت کو تھوڑے نصف سے اپنی کتاب کا مقدمہ بنایا، جدید الخط ہے مگر خود مؤلف کے نسخہ مکتوبہ ۱۳۵۷ھ سے منقول ہے۔

کتاب الشفاء للقاضی عیاض غایت خوب خطا ہے پوری کتاب مطلقاً، اول و آخر کے کچھ اور اضافے اس لئے سزا کا بہت معلوم نہ ہو سکا میں جب بھی لکھا اس کے اجزاء کو منتشر سی پایا فالانہ وانا البیراجون۔

اطراف عبدالغنی بن جماعۃ النابلسی الدمشقی الحنفی مصنف نے اس کا نام ذخائر الموارث فی الدلائل علی مواضع الاحادیث، رکھا ہے مگر یہ اطراف ہی کے نام سے مشہور ہے یہ کتب سب سے صحیح ستارہ و مواظا امام مالک بروایت عیسیٰ بن عقیب الیشیمی کی فہرست وائڈکس ہے، اس موضوع پر دیگر ائمہ کی بھی کتابیں ہیں ادراہب تو ایک مستشرق نے ۴۴ برسوں کی مسلسل محنت سے ۱۱، کتب احادیث کی فہرست طیار کی ہے، اگر یہ مستشرق فن حدیث سے باخبر ہو تا تو کم حدت میں اور اس سے زیادہ جامع فہرست تیار ہوتی مگر دونوں کی نوعیت میں فرق ہے، اطراف عبدالغنی



کے کچھ اجزاء کتبہ علم و حکمت بہار شریف میں بھی موجود ہیں اور دل چاہتا ہے کہ اس کے مقدمہ سے اس فن کی ترتیب و تدوین پر کچھ حالات پیش کر دوں مگر ناظرین کے طلالِ خاطر کے اندیشہ سے قلم نفلک کر رہ جاتا ہے۔

معرفة السنن والآثار للبیہقی فقہ کی دائرۃ المعارف اور بہت اہم کتاب ہے تاج الدین سبکی کا۔  
 اس کے ہر شافعی فقہیہ کے پاس اس کا رہنا ضروری ہے۔ چہاں ضخیم جلدوں میں ہے مگر مولانا کے  
 نب خانہ میں صرف پہلی جلد ہے جسے صحیحہ میں خرید کیا تھا اس کا ایک نسخہ علامہ شوق نیوی  
 کے کتب خانہ میں بھی تھا یہی کا نسخہ زیادہ قدیم اور دوسری جلد کتاب الزکوٰۃ تھا مگر انیسویں

ابوالخیر کنیت، نظیر احسن نام اور شوق تخلص کیا کرتے تھے، یہی بیہقیہ متعلق میں ڈبائوں کے متصل ایک گاؤں ہے  
 کی طرف مولانا منسوب تھے آپ کی ایک رباعی ہے یہ شوق تخلص نے ظہیر حسن نام - در قریہ دلتوا زبیری است  
 ام جسد ازینہ کنیت ابوالخیر الہام - تاریخ تولد م ظہیر الاسلام (۱۲۷۸) مولانا عبدالحی لکھنوی کے شاگرد تھے  
 کی تصانیف میں سب سے بلند پایہ تصنیف آثار السنن ہے جو آپ کی حدیث دانی کا مظہر ہے اور حق یہ  
 کہ اس کتاب نے حنفی مکتب خیال کی دنیا ہی بول دی اور بہت سے کمزور دلوں سے احساس کہتری جانا  
 حضرت شاہ عاقلیہ اس کو بہت عزیز رکھتے تھے اور اب تو ہر عالم حقی اس کو منصب پر کچھ نہ کچھ لکھنا غوی  
 ہے۔ سنا فقہی ادو ادب کے مستند ادیب تھے، لکھنؤ میں جب تھے تو وقت کے اساتذہ سے نوک جھونک

سنا فقہ کا بازار گرم رہتا اور جیسا کہ سنا ہے۔ الحمد للہ سمجھوں کو جیت گیا اس سلسلہ میں آپ کا ایک یوان  
 منوی سوز و گلزار یادگاہ ہے۔ کاش منوی میں مترجم سجا اختیار فرماتے تو یقیناً شہرہ آفاق کتاب "منوی  
 حق میں سم قائل ہوتا، مولانا کا ذوق بھی قابلِ داد ہے کہ آثار السنن کے ذریعہ مذہبی دنیا میں پھیل ڈال دی  
 کار علماء سے خراج تحسین وصول کیا تو ادبی دنیا میں منوی پیش کر کے ساری خلقت کو حیرت میں ڈال دیا  
 مذکی فطین اور طباع تھے ابو عبد اللہ محمد بن یوسف السوری فرماتے تھے کہ مولانا عبدالحی سے ذکاوت  
 سے معلومات میں بڑھ چڑھ کر ہیں موجودہ علمائے احناف کا عام خیال ہے کہ وہ مولانا (عبدالحی) کا کفارہ ہیں،  
 بطباعت کے باعث زیادہ قیام رہا اور وہیں ۱۷ رمضان المبارک یوم جمعہ بوقت خطبہ ۱۳۲۷ھ انتقال فرمایا  
 اپنے وطن مالوت یمنی میں مدفون ہیں، اما لشر وانا الیہ راجعون حضرت شاہ انور صاحب فرماتے تھے کہ جن  
 کہ میں تھا تو حرم پاک میں دیکھا کہ قرآن خوانی ملوادی ہے پر چھپنے پر معلوم ہوا کہ شوق نیوی کو چر گئے آپ کے  
 مولانا عبدالحی منوی سے راقم الحروف کے تعلقات تھے مگر فقہ کے بعد ملاقات نہ ہو سکی۔ سنا ہے کہ ان کے دماغ

نبی کا پورا کتاب خانہ <sup>۱۳۴۲</sup> کے فتنہ میں نذر آتش ہو گیا۔ مکتبہ علم و حکمت نے جو معرۃ السنن والا آثار کا نسخہ شائع کیا ہے اس کے پیش نظر ڈبائوں کا نسخہ تھا۔

تحقق الاشراف بمعرۃ الاطراف حافظ ذہبی کے شیخ علامہ مزنی کی تصنیف ہے، مہذبہ میں سے حافظ ذہبی نے اس کے کل اجزاء ۸۰ سے کچھ اوپر بتلائے ہیں موضوع کتاب دہی ہے جو ابن جماعہ نامی کی کتاب کا ہے۔ ڈبائوں میں تیسری اور چوتھی مکمل غیر ناقص اور پہلی اول سے ناقص اور آخر سے تمام اور دوسری جلد آخر سے ناقص ہے، حافظ ذہبی نے اس کی تکمیل بھی کی ہے اس کے اور نسخے بھی ہندوستان کے دیگر مکتب خانوں میں پائے جاتے ہیں۔

کتاب التذکرہ فی علم الحدیث للعلامہ سراج الدین عمر بن الملحق م ۸۰، مختصر سا اصول حدیث میں رسالہ ہے، کل دو گھنٹے اس کی تالیف میں صرف ہوتے اور صبح کے وقت یوم جمعہ ۲ جلد کا <sup>الاولی</sup> ۱۳۳۲ء میں فراغت ہوئی علامہ سیوطی م ۹۱۱ نے ایک اور رسالہ المنقح کا پتہ دیا ہے کا تہ طیبی کے قول کے مطابق "تذکرہ" اس کا مختصر ہے، اور بعض اہل علم کے نزدیک تذکرہ کا نام کافی بھی ہے والتذکرہ علم بالصواب۔

لوامع النجوم للمتضمن من شمس العلوم ابن سعید حمیری کی سب سے عجیب و غریب تصنیف شمس العلوم ہے جو گواہی لنت کی کتاب ہے لیکن الفاظ متعلق حمیر دین کے ضمن میں بہت سے حمیری الفاظ اور ناموں کی تصحیح کی ہے اور ان کے معنی لکھے ہیں جن سے مستشرقین یورپ کو حمیر و سبکی تاریخ کی ترتیب اور کتابت کے پڑھنے میں بہت مدد ملی ہے، شمس العلوم کا ایک عمدہ نسخہ اسکوریاں و تبریز میں بھی موجود ہے (ارمن القرآن ج ۱ ص ۱۴) یہ اسی کی شرح ہے سنہ کتابت ۹۶۱ ۱۲۷۰ء ہے۔ مقدمہ فتح الباری کا تہ عینی بن عبداللہ خانہ کعبہ کے زیر سایہ ۱۲۹۰ء میں کتابت ہوئی، مائٹیل مٹلا اور ہاشیہ کرم خوردہ ہے اس پر کئی ہرے ثبت ہیں ایک میں "یا محمود" ۱۲۰۹ء کذہ ہے دوسرے میں بہادر شیخ ۱۱۹۴ء ہے، تیسرے میں اللهم اجعلنی حامداً ل محمد و آہل بیتہ ہے ایک اور ہرے جس میں احمد بن ابراہیم <sup>۱۲۳۱</sup> ہے۔

زہا یہ ابن اشیر غریب الحدیث میں مشہور کتاب ہے سزا کتابت ۹۳۲ھ ہے  
 مرقاة شرح مشکوٰۃ شریف خط نہایت اعلیٰ و پاکیزہ مکتوبہ ۱۱۱۵ھ ہے  
 مسلم شریف اس پر علامہ شوکانی نے ۱۲۵۰ھ کی تحریر ہے، آپ نے اپنے کسی شاگرد کو ۱۲۸۵ھ میں  
 اجازت دی ہے۔

سنن ابی داؤد (صرف کتاب الایمان والنذور) ابو داؤد کے نسخے کتاب الایمان والنذور کے تراجم  
 و احادیث کے تقدیم و تاخیر میں بہت مختلف ہیں، یہ انہی میں کا ایک ہے۔ خط جید، نفیس، اور مطالبہ  
 احرزائیں شرح حسن الحصین علی القاری خط جید مکتوبہ ۱۲۱۲ھ

تیسرا اصول ابی جامع الاصول فی حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، خط عمدہ و اعلیٰ ہے، دو واسطے سے  
 اس نسخہ کا مقابلہ اس اہل سے ہوا ہے جس میں مؤلف کے لڑکے نے پڑھا تھا  
 کتاب تحقیق منیف الرتبہ لمن ثبت لہ شریف الصحیحہ لحافظ صلاح الدین العلانی ۷۶۱ھ صہر جید الخط  
 ہے سزا لیب ۱۲۵۳ھ ہے۔

شرح وقایہ المسعی بشرح ابی المکارم مکتوبہ ۱۱۱۵ھ در عہد جاگیر  
 خلاصہ السلوک فی نسیں الرفقہ و السموک لاصوفی الحاجی ابن سعید القسی مکتوبہ ۱۱۱۵ھ در عہد جلوس  
 عالمگیر غازی۔

مختصر المعانی بہت خوش خط ۱۲۳۶ھ میں پڑھا گیا ہے۔  
 نسائی شریف خط قدیم عتیق فتح الباری مکمل خط قدیم و عتیق، الدراری فی تخریج احادیث الہدایہ  
 خط قدیم و عتیق بخاری شریف خط نفیس اور پوری کتاب گویا مطلب ہے۔ ابو داؤد بھی بخاری شریف  
 ہی کی طرح ہے، ترمذی شریف خط جید مکتوبہ ۱۲۵۹ھ مولانا امام الملک بخل جید مکتوبہ ۱۲۹۱ھ  
 تفسیر بحر مواج قاضی شہاب الدین دولت آبادی ملقب بملک العلاء۔ فارسی از پارہ ہ تا ختم  
 ۶- تہذیب سنن ابی داؤد لابن القیم مدینہ منورہ میں ۱۲۱۲ھ میں کتابت ہوئی۔ مولانا نے غایتہ المقصود  
 کے ہاش پر اس کو شائع بھی کیا ہے۔

یعنی شرح بخاری ج ۴ غایت باریک اور بہت خوشخط۔ تفسیر صحیح البیان۔ للشيخ فقيه الشيعي جعفر، محمد بن الحسن الشيعي الطوسي م ۱۰۷۰ھ از سورۃ فصلت تا ختم قرآن مجید، حروف اعلیٰ دیکھنے پر تفسیر بیضادی مکتوبہ ۱۰۷۰ھ فتویٰ سراجیہ خط قدیم و معتق ۱۰۷۰ھ، کتاب الاشباہ والنظائر الخویہ مکتوبہ ۱۰۷۰ھ مفتاح المعانی شرح مشنوی سید عبدالمفتاح الحسینی العسكري مکتوبہ ۱۰۷۰ھ مگر جلد اول کے شروع کے چار پانچ اوراق غائب، اب آخر میں چند کتابوں کے نام کو بیان کر کے اس داستان سرائی کو ختم کرنا ہوں جس سے اندازہ ہوگا کہ مولانا کے کتب خانہ میں کتنا تنوع تھا۔

کتاب الکلیں فی استنباط آیات التزئیل۔ الآقان جامع صغیر۔ اشعة اللغات، کتاب العمدۃ المعجم الصغیر للطبرانی بروایت ابی بکر محمد بن عبداللہ۔ نزہۃ الحفاظ لابن موسیٰ الحافظ، استدراک ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا علی الصحابہ جامع ابو منصور عبدالحسن بن محمد بن علی البغدادی، حشر الشارح من اسانید محمد عبد اللہ السنذی الانصاری۔ فتح القدر شرح جامع صغیر للمناوی۔ لغات التینح فی شرح مشکلات المصباح۔ ناقص الطرفین، شرح عمدۃ الاحکام لابن دین عبدخط قدیم۔ ذکر السماء من تکلم فیہ وہو موثق للذہبی۔ جامع الاصول من احادیث الرسول لابن الاثیر، کتاب لقرآۃ خلف الامام ہبیبی، شرح شمائل ترمذی للشیخ محمد الخفئی ۱۰۲۷ھ میں تالیف سے فراغت ہوئی، علی شرح موطا مولانا مسلم بن شیخ الاسلام بن فخر الدین۔ موطا امام مالک خوشخط مکتوبہ ۱۰۳۲ھ۔ اجزاء کتاب التہجد لابن عبد البر اجزاء مصنف بن ابی شیبہ۔ اجزاء تذکرۃ الحفاظ للذہبی۔ تحفۃ المجالس برودۃ النساء سیوطی، شرح الفیہ منہاج الاعتدال فی نقض کلام اہل الرفض والاعتراف ابن تیمیہ۔ کتاب تنبیہ المغرین للشرانی، خوشخط التصرف لمن عجز التالیف زہراوی۔ کتاب الاختلاف شافعی بردایہ ربیع بن سلیمان سحر الراقی بخط حسن فصول الاحکام نامعلوم الاحکام المشہور بقبول العمادی فی فروع الحنفیہ صرف معاملات مؤلف شیخ جمال الدین بن عماد الدین الخفئی، کتاب علی کا بیان ہے کہ ۱۰۵۰ھ میں تالیف سے فارغ ہوئے خزائنہ الروایات فقہ، من لا یحضرہ الفقہ تالیف ابو جعفر محمد بن علی القاسمی، تہذیب الاحکام نقہ خط جید جوہرہ منبرہ الزمان اردو مولانا عبد العلی، جوہر الفتاویٰ تالیف شیخ امام رکن الدین ابو بکر۔ شرح حواقیق

شرح مسلم الثبوت مولانا عبدلی توضیح، حاشیہ دارالاصول شرح مسلم الثبوت ملا سبین ملا جلال، حاشیہ زاد شرح فقہا  
نفسی۔ شرح مجسطی، شرح مطالع۔ کتاب الارشاد نسخہ، مصاحح دکانیہ علم نسخہ۔ ہشت بہشت  
امیر خسرو، فرامین شیخ ابو الفضل ہر سہ دفتر۔

ان کے علاوہ کتب خانہ میں اور بھی بہت سی گراں قیمتیں کتابیں تھیں، پر مولانا کے بعد خانہ  
بہ گئیں، پھر بھی جو بچ گئی تھیں وہ کم بہم نہ تھیں مگر اس کو کیا کیا جائے کہ فلک کج رفتار اسے بھی نہ دیکھ  
سکا۔ اور سنہ ۱۳۶۷ء کے ہنگامہ کے بعد سچی کچی کتابیں مشرقی کتب خانہ بانگی پور میں داخل کر دی گئیں۔  
اور اب غالباً مولانا کے مکان میں مسلم بناہ گزب مقیم ہیں۔ نیا اسفا! دو احسرتا۔

طَلَّكَ إِلَّا يَأْمُرُكَ إِذْ لَهَا بَيْنَ النَّاسِ

## تفہیر منظر سہری

نام عربی مدسوں، کتب خانوں اور عربی جاننے والے اصحاب کے لئے ہمیشہ تحفہ  
ارباب علم کو معلوم ہے کہ حضرت قاضی ثنار اللہ پانی پتی کی یہ عظیم المرتبہ تفسیر مختلف  
نصرو صفتوں کے اعتبار سے اپنی نظیر نہیں کہتے، لیکن اب تک اس کی حیثیت ایک گومر زایا  
نہی اور ملک میں اس کا ایک قلمی نسخہ بھی دستیاب ہونا دشوار تھا۔

الحمد للہ کہ - ساہا سال کی زبردست کوششوں کے بعد ہم آج اس قابل ہیں کہ  
ان عظیم الشان تفسیر کے شائع ہو جانے کا اعلان کر سکیں اب تک اس کی حسب ذیل جلدیں  
۲ ہو چکی ہیں جو کاغذ دیگر سامان طباعت و کتابت کی گرانی کی وجہ سے بہت محدود مقدار میں  
پی ہیں۔

بدیہ غیر جلد اول تقطیع ۲۲ × ۲۹ سات روپے، جلد ثانی سات روپے جلد ثالث آٹھ روپے  
جلد رابع پانچ روپے جلد خامس سات روپے جلد سادس آٹھ روپے جلد ثامن آٹھ روپے

مکتبہ برہان اردو بازار جامع مسجد دہلی